© rasailojaraid.com

عہدِ وفا اور وفائے عہد

درسِ قرآن ——— خرم جاہ مراد

الحمد للہ رب العٰلمین والصلوٰۃ والسلام علی رسولہ الکریم

آیئے ہم اپنے مطالعہ قرآن کا آغاز نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اس بشارت کے ساتھ کریں کہ "جب لوگ اللہ کے گھروں میں سے کسی گھر میں جمع ہوتے ہیں، اللہ کی کتاب کی تلاوت کرتے ہیں اور اس کو باہم سمجھنے اور سمجھانے میں لگ جاتے ہیں تو ان پر سکینت نازل ہوتی ہے اور رحمت ان کو ڈھانپ لیتی ہے اور فرشتے آسمان تک اُن پر سایہ فگن ہوتے ہیں۔ (مسلم) اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہم سب کو نبیؐ رحمت صلی اللہ علیہ وسلم کی اس بشارت کا مستحق بنائے اور ٹھہرائے۔

میں بہت سوچتا رہا کہ تحریکِ اسلامی کا یہ قافلہ اپنی زندگی کے چالیس قیمتی سال گزار چکا ہے۔ قرآن مجید کے کس حصے کو مطالعے کے لیے منتخب کروں؟ تو خیال آیا کہ قرآن مجید میں یہ تلاش کروں کہ اس میں ہمارا ذکر کہاں کیا گیا ہے؟ قرآن مجید اپنے بارے میں فرماتا ہے کہ "فِيْهِ ذِكْرُكُمْ" "اس میں تمہارا ذکر ہے"۔ گویا اس میں جہاں ہمارے لیے یاد دہانی ہے وہاں اس میں ہمارا ذکر بھی موجود ہے اور ہمارے بارے میں بھی کہا گیا ہے۔ بہ الفاظ دیگر اس قافلۂ جانفروش کے لیے قرآن میں اپنے ذکر کی تلاش کرنا اور اس سے رہنمائی پانا ناگزیر ہے۔

ہمارے اس قافلے نے اس عزم کے ساتھ سفر کا آغاز کیا تھا کہ ہم خدا کی زمین پر خدائے واحد کی حکمرانی قائم کریں گے۔ یعنی وہ عظیم کام جو اللہ کے رسول اور اس کے نبی انجام دیتے رہے ہیں وہ کام ہم نے اپنے ذمے لیا تھا اور یہ اعلان کیا تھا کہ ہمارا یہ عہد کسی انسان یا جماعت سے نہیں ہے بلکہ خدا سے

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

واحد و لا شریک ہے۔ ہم نے اللہ رب العالمین کو حاضر و ناظر جان کر وفائے عہد اور عہدِ وفا کی راہ پر قدم آگے بڑھایا تھا۔ چنانچہ اس پس منظر میں آپ سے آپ میری نظریں سورہ فتح کی ان آیات پر ٹھہر گئیں اور میرا دل اس انتخاب پر جم گیا۔ اب میں انہی آیات کی تلاوت و ترجمانی آپ کے سامنے پیش کروں گا۔

إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ شَاهِدًا وَمُبَشِّرًا وَنَذِيرًا ۝ لِتُؤْمِنُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ وَتُعَزِّرُوهُ وَتُوَقِّرُوهُ وَتُسَبِّحُوهُ بُكْرَةً وَأَصِيلًا ۝ إِنَّ الَّذِينَ يُبَايِعُونَكَ إِنَّمَا يُبَايِعُونَ اللَّهَ يَدُ اللَّهِ فَوْقَ أَيْدِيهِمْ فَمَنْ نَكَثَ فَإِنَّمَا يَنْكُثُ عَلَىٰ نَفْسِهِ وَمَنْ أَوْفَىٰ بِمَا عَاهَدَ عَلَيْهُ اللَّهَ فَسَيُؤْتِيهِ أَجْرًا عَظِيمًا ۝

(الفتح - ۸-۱۰)

اے نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) ہم نے تم کو گواہی دینے والا، بشارت دینے والا، اور خبردار کر دینے والا بنا کر بھیجا ہے تاکہ اے لوگو! تم اللہ اور اس کے رسولؐ پر ایمان لاؤ اور اس کا ساتھ دو، اس کی تعظیم و توقیر کرو اور صبح و شام اس کی تسبیح کرتے رہو۔ اے نبیؐ جو لوگ تم سے بیعت کر رہے تھے وہ دراصل اللہ سے بیعت کر رہے تھے۔ ان کے ہاتھ پر اللہ کا ہاتھ تھا۔ اب جو اس عہد کو توڑے گا اس کی عہد شکنی کا وبال اس کی اپنی ہی ذات پر ہوگا اور جو اس عہد کو وفا کرے گا جو اس نے اللہ سے کیا ہے، اللہ عنقریب اُس کو بڑا اجر عطا فرمائے گا۔"

اِن آیات میں ہمارے عہدِ وفا کا ذکر ہے۔ اس عہد کی حقیقت کتنی عظیم ہے اور اس عہد کے تقاضے کتنے نازک و گراں بار ہیں، پھر ان آیات میں راہِ وفائے عہد کے نقوش بھی دکھائے گئے ہیں اور طریق بھی واضح کیا گیا ہے اور یہ بات بھی کھول کر بیان کر دی گئی ہے کہ اس عہدِ وفا کو باندھنے والے پر کیا ذمہ داریاں عاید ہوتی ہیں۔ اور بے وفائی کا وبال کیا ہے اور وفا کا اجر کتنا عظیم ہے۔ بظاہر خطاب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ہے لیکن مخاطب پوری اُمتِ مسلمہ ہے اور خاص طور پر اُمت کا وہ گروہ مخاطب ہے جس نے اِس بات کا عہد کیا ہو کہ وہ فریضۂ رسالت کی ادائیگی اور کامیابی کے لیے اپنی زندگیاں وقف کر رہا ہے اور اس کی جماعتی زندگی صرف عہدِ وفا

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

کے شعور اور اس سے وابستگی اور وفائے عہد کی آرزو اور عزم کے محور پر قائم ہے۔ فرمایا:

"ہم نے تم کو گواہ بنا کر بھیجا ہے۔"

"اور بشارت دینے والا۔"

"آگاہ کر دینے والا اور ڈرانے والا۔"

الفاظ صرف تین ہیں "شاہد، مبشر اور نذیر" لیکن ان تین الفاظ میں فریضۂ رسالت سے متعلق ساری ہی باتیں سمو دی گئی ہیں، جس کے لیے اللہ تعالیٰ نے اپنے نبیؐ اور رسول بھیجے۔ اس میں کام کی اہمیت بھی بیان ہو گئی ہے۔ پیغام کی اہم خصوصیات بھی آگئی ہیں۔ اور پیغام بر کے بعض اہم پہلو بھی واضح ہو گئے ہیں...... یہی فریضہ ہمارے اُوپر عاید ہوتا ہے اور یہی تفصیلات بتاتی ہیں کہ کتنی نازک اور کٹھن ہے یہ ذمہ داری۔

لفظ "شاہد" یعنی "شہادت دینے والا" کے جو معانی و مضامین ہیں ان کی تفصیل میں جانا ضروری نہیں کہ یہ لفظ صبح و شام ہمارا وظیفۂ کلام ہے، مختصر الفاظ میں شہادتِ حق ہی تو نام ہے اس ذمہ داری کا جو ہم نے اپنے اُوپر لی ہے۔ لہٰذا صرف یہی ایک مگر بنیادی بات ذہن میں تازہ کر لینے کی ضرورت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انسان کی ہدایت کے لیے جو نظام تجویز کیا ہے۔ اس کی اساس شہادتِ حق پر قائم ہے تاکہ اس کارزارِ حیات میں انسانوں کے سامنے حق قولی اور عملی صورت میں نمودار ہو کر واضح ہو جائے۔ اسی کا انتظام فرمانے کے لیے اللہ تعالیٰ نے رسول بھیجے اور سلسلۂ نبوت ختم ہونے کے بعد شہادتِ حق اور اُمتِ مسلمہ کو لازم و ملزوم قرار دے دیا گیا۔ چنانچہ سورۂ بقرہ میں ارشاد فرمایا گیا:

"وَكَذٰلِكَ جَعَلْنٰكُمْ اُمَّةً وَّسَطًا لِّتَكُوْنُوْا شُهَدَآءَ عَلَى النَّاسِ وَيَكُوْنَ الرَّسُوْلُ عَلَيْكُمْ شَهِيْدًا" (۱۴۳)

"اسی طرح تو ہم نے تمھیں ایک اُمتِ وسط بنایا ہے تاکہ تم دُنیا کے لوگوں پر گواہ ہو اور رسول تم پر گواہ ہو۔"

گویا سارے انسانوں کی ہدایت کا فریضہ قیامت تک کے لیے اُمتِ مسلمہ کے سپرد ہے۔

"شاہد" کے بعد "بشیر" "بشارت دینے والا" اور "نذیر" "آگاہ کرنے والا" "ڈرانے والا"

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

کے الفاظ استعمال کیے گئے ہیں۔ فریضۂ رسالت کے یہ دونوں پہلو بھی اتنے ہی اہم ہیں جتنا کہ اولین پہلو۔

ظاہر ہے کہ "شہادت" مجرد زبانی قول کا نام نہیں ہے۔ شہادت تو وہ عمل اور دعوتِ عمل ہے جو دلوں میں ایک متعین منزل پر پہنچ جانے کی اُمنگ اور آرزو پیدا کرے، یہ ذوق اور احساس پیدا کرے کہ اگر اس نمونے کی پیروی کی تو اُخروی اور ابدی نجات سے فیض یاب ہوں گے۔ عمل اور دعوتِ عمل کی اس لگن کو قولِ سدید اور عملِ صالح کہا گیا ہے جس کے بدلے میں تابناک مستقبل اور اجر و انعامات محفوظ کیے گئے ہیں۔ مستقبل کی اُمیدیں اور ایسی تمنائیں جو یقین سے معمور ہیں، دلوں میں آرزو اور عزم کی شمعیں روشن کرتی ہیں۔ بشارت کے بغیر شہادت محض ایک علمی و عملی کام تو ہو سکتی ہے، لیکن وہ دلوں میں ہلچل پیدا نہیں کر سکتی۔ اسی طرح قلوب کی اُکساہٹ کے لیے انذار ضروری ہے۔ انسان اُمید اور خوف کے سہارے بڑی بڑی منزلیں مار لیتا ہے۔ انذار میں یہ مفہوم بھی شامل ہے کہ انسان پر نجی زندگی اور معاشرہ کی خرابیاں واضح کر دی جائیں اور ان کے عواقب سے وہ آگاہ ہو جائے۔ ایسے عواقب جو دُنیا سے لے کر آخرت تک محیط ہیں۔ یعنی اُسے معلوم ہو جائے کہ اس کے اپنے نفس، اپنی جماعت اور اپنے معاشرے میں کون کون سی خامیاں اور خرابیاں ہیں کہ جو اس دُنیا میں بھی اور آخرت میں بھی خطرناک اور تباہ کن نتائج پیدا کر سکتی ہیں۔ گویا انذار سے جہاں ایک طرف اجتماعیت، نفس اور معاشرہ کی عکاسی ہوتی ہے وہاں دوسری جانب دل کی کشتی خوفِ خدا اور خوفِ آخرت کا لنگر ڈال کر اپنے نفس کا جائزہ لینے کے لیے ٹھہر جاتی ہے۔ دوسرے لفظوں میں انذار عملِ صالح کی دوسری بنیاد بن جاتا ہے، لہٰذا ہمارے نفس میں اُمید اور خوف کو رچ بس جانا چاہیے۔ اور ہماری دعوت کو بھی ان دونوں پہلوؤں سے خالی نہ ہونا چاہیے۔

آگے فرمایا:

"لِتُؤْمِنُوا بِاللّٰهِ وَرَسُولِهٖ وَتُعَزِّرُوهُ وَتُوَقِّرُوهُ"

"تاکہ تم اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ اور اس کی مدد کرو اور اس کی توقیر کرو۔"

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

ایمان لانے کا بیان صرف شہادت اور تبشیر و انذار کے نتیجہ کے طور پر نہیں بلکہ اس میں دعوت اور پکار موجود ہے اور ایمان اور فریضہ رسالت کی ادائیگی کو ایک دوسرے کے ساتھ لازم و ملزوم اور مربوط کر دیا گیا ہے۔

— یہ دعوت کس کے لیے ہے؟

کسی نے کہا "یہ خطاب صرف مسلمانوں کے لیے ہے"۔

کچھ نے اس میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو شامل سمجھا ہے۔

ہمارے نزدیک ان دونوں میں کوئی بڑا فرق نہیں ہے اس لیے کہ اللہ کا نبی جس چیز کی دعوت دیتا ہے اس پر خود بھی اسی طرح ایمان لاتا ہے جس طرح اُمت سے ایمان لانے کا مطالبہ کرتا ہے۔ فرمایا:

"اٰمَنَ الرَّسُوْلُ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِ مِنْ رَّبِّهٖ وَالْمُؤْمِنُوْنَ" (البقرہ ۲۸۵)

"رسولؐ بھی اپنے اوپر نازل شدہ اپنے رب کی وحی پر ایمان لایا اور اس کے ماننے والے بھی"۔

آیت مذکورہ بالا میں ایمان کے فوراً بعد مدد اور توقیر کا ذکر فرمایا ہے، یا اسے یوں کہیے کہ ایمان کی حقیقت بیان کر دی گئی ہے، بالفاظِ دیگر شجر ایمان کے سب سے اہم برگ و بار دکھا دیے گئے ہیں یا ایمان کے فوری اور لازمی تقاضے اور مطالبات کا ذکر کیا گیا ہے۔

لیکن مدد کس کی؟ اللہ تعالیٰ کی؟ — رسولؐ کی؟ — یا دونوں کی؟

اس جملہ میں لفظ "اس" کی ضمیر کا مرجع کیا ہے؟ علماء نے بہت سی باتیں کہی ہیں اس مقام کی لغوی اور علمی نزاکتیں بہت ہو سکتی ہیں مگر ایسے مقامات پر ایک مومن کا معیارِ مطلوب کچھ اور ہی ہے کہ وہ معنوی اور علمی نزاکتوں کے جھمیلوں میں پڑنے کے بجائے یہ دیکھے کہ دعوت و پیغام کیا ہے؟ عمل کون سا مطلوب ہے؟ ضمیر کا مرجع جو بھی ہو بہر حال واضح ہے کہ یہاں محض اللہ تعالیٰ اور رسولؐ کی ذات مراد نہیں ہے بلکہ ایمان و عمل سے عہدِ وفا باندھنے والوں کی مدد اور توقیر مراد ہے۔

بات واضح ہو جائے گی اگر ہم یہ دیکھ لیں کہ اللہ تعالیٰ نے جہاں نصرت کی دعوت دی ہے،

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

مختلف انداز میں دی ہے ۔ بعض مقامات پر دعوت کو خاص اپنے ساتھ مخصوص کیا اور پکار بلند فرمائی:

"یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا کُوْنُوْٓا اَنْصَارَ اللّٰہِ" (الصف - ۱۴)

"اے وہ لوگو! جو ایمان لائے ہو اللہ کے مددگار بن جاؤ"

کچھ لوگ سوچتے ہیں کہ اللہ کی مدد بندہ کس طرح کرے مگر جو محبت اور وفا کی راہوں سے آشنا ہے ۔ وہ جانتا ہے کہ یہ مسئلہ شرک کا مسئلہ نہیں ہے بلکہ اس بات کی دعوت ہے کہ آدمی پوری حرارتِ ایمانی کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے دین کی نصرت کے لیے کھڑا ہو جائے ۔ پھر کہیں اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول ؐ کے ساتھ جوڑ کر ذکر کیا ہے ۔

"وَلِیَعْلَمَ اللّٰہُ مَنْ یَّنْصُرُہٗ وَرُسُلَہٗ بِالْغَیْبِ" (الحدید)

"تاکہ اللہ تعالیٰ جان لے کہ کون اس کی اور اس کے رسول ؐ کی مدد کرتا ہے"

اور کہیں اعانت و مدد کا یہ تذکرہ صرف رسولوں کے ساتھ خاص کر دیا ہے:

"وَاٰمَنْتُمْ بِرُسُلِیْ وَعَزَّرْتُمُوْھُمْ وَاَقْرَضْتُمُ اللّٰہَ قَرْضًا حَسَنًا" (المائدہ - ۱۲)

"اگر تم میرے رسولوں پر ایمان لائے اور ان کی مدد کی اور اپنے خدا کو اچھا قرض دیتے رہے"۔

چنانچہ ہم اس بحث سے ہٹ کر کہ یہاں اللہ کی مدد اور توقیر مراد ہے یا رسول کی، صاف صاف پیغامِ قرآن یہ سنتے ہیں کہ اللہ کی مدد کرنا، اللہ تعالیٰ کے رسول ؐ اور اللہ کے دین کی مدد کرنا ایک ہی چیز ہے جس نے رسول ؐ کی اطاعت کی اس نے اللہ تعالیٰ کی اطاعت کی اور ہر نقش جو اللہ کے رسول ؐ نے چھوڑا اس پر چلنا اللہ کی محبت ہے ۔

تو ہر وہ نقش جو نبیِ رحمت ؐ نے چھوڑا، خواہ وہ طائف کی وادیوں میں چھوڑا ہو یا مکہ کی گلیوں میں، یا بدر و حنین کے میدانوں میں نقش کیا ہو، ان تمام نقوشِ پا پر چلنے میں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ؐ دونوں کی مدد اور توقیر شامل ہے ۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

سمجھنے کی بات یہ ہے کہ یہاں مدد کا مطالبہ کرکے یہ بات واضح کردی گئی ہے کہ جس ایمان کی دعوت دی جارہی ہے وہ روایتی اعلانِ ایمان نہیں ہے کہ جو چند الفاظ کے اظہار کے ساتھ زبان سے ادا ہوتا ہے بلکہ یہاں تو وہ ایمان مراد ہے کہ جو:

ایک معاہدہ ہے عمل ہے۔

معاہدہ ہے نصرت کا۔

معاہدہ ہے اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرنے کا۔

معاہدہ ہے رسولؐ کی پیشوائی میں کٹ مرنے کا۔

اِسی معاہدہ کو پورا کرنے کے لیے قافلۂ راہِ حق میں شمولیت اختیار کرنا ہے اور کلمۂ شہادت ادا کرنا ہے۔ اِس کلمے کی ادائیگی ہی اس بات کی علامت ہے کہ بندے نے اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسولؐ سے اپنے عہد کو پختہ کرلیا ہے۔

چنانچہ دیکھیے ایک جگہ فرمایا گیا کہ

"یہ بدوی لوگ کہتے ہیں کہ ہم ایمان لائے، ان سے کہہ دو، کہ تم ایمان نہیں لائے، بلکہ یوں کہو کہ "ہم مطیع ہوگئے ہیں"۔ ایمان تو تمہارے دلوں میں داخل ہی نہیں ہوا۔" (الحجرات - ۱۴)

آگے فرمایا:

"مومن تو دراصل وہ ہیں کہ جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولؐ پر ایمان لائے۔ پھر کسی شک اور پچکچاہٹ میں مبتلا نہ ہوئے اور جنہوں نے اللہ تعالیٰ کی راہ میں اپنی جانوں اور اپنے مال سے جہاد کیا۔"

"وَجَاهَدُوا بِأَمْوَالِهِمْ وَأَنفُسِهِمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ (الحجرات - ۱۵)

"اور انہوں نے اپنی جانوں اور مالوں کے ساتھ اللہ کی راہ میں جہاد کیا۔

مومن وہ ہیں جو ایمان لائیں۔ اس پیرایہ بیان میں جو کچھ پوشیدہ ہے یہ بیان کرکے یہ بات کھول دی گئی ہے کہ جس ایمان کی تہہ میں شک و تذبذب کا شائبہ تک نہ ہو اور جان و مال کے

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

جہاد سے گریز نہ ہو وہی ایمان دراصل سچا ایمان ہے۔

یاد رکھیے ایمان محض چند الفاظ کی ادائیگی کا نام نہیں ہے بلکہ ایمان اس معاہدہ کا نام ہے جس کے تحت ہم نے اپنا وقت، اپنی جان، اپنا مال غرضیکہ سب کچھ اللہ تعالیٰ کے سپرد کر دیا ہے اور وہ اس معاہدہ کے بدلہ میں جنت کی ایسی نعمتیں عطا کرنے والا ہے جن کو انسان نے نہ دیکھا، نہ سنا اور نہ کبھی سوچا۔

"إِنَّ اللّٰهَ اشْتَرَىٰ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ أَنفُسَهُمْ وَأَمْوَالَهُم بِأَنَّ لَهُمُ الْجَنَّةَ يُقَاتِلُونَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ فَيَقْتُلُونَ وَيُقْتَلُونَ وَعْدًا عَلَيْهِ حَقًّا فِي التَّوْرَاةِ وَالْإِنجِيلِ وَالْقُرْآنِ وَمَنْ أَوْفَىٰ بِعَهْدِهِ مِنَ اللّٰهِ فَاسْتَبْشِرُوا بِبَيْعِكُمُ الَّذِي بَايَعْتُم بِهِ وَذَٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ" (التوبہ: ۱۱۱)

"حقیقت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مومنوں سے ان کے نفس اور ان کے مال جنت کے بدلے میں خرید لیے ہیں۔ وہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں لڑتے ہیں، مارتے ہیں اور مرتے ہیں۔ ان سے جنت کا وعدہ اللہ تعالیٰ کے ذمے ایک پختہ وعدہ ہے توراۃ اور انجیل اور قرآن میں، اور کون ہے جو اللہ سے بڑھ کر اپنے عہد کو پورا کرنے والا ہو۔ پس خوشیاں مناؤ اپنے اس سودے پر جو تم نے خدا سے چکا لیا ہے یہی سب سے بڑی کامیابی ہے۔"

بے شک اپنے رب سے یہ سودا چکانے والے ہی فلاح پانے والے ہیں۔

(باقی)

© rasailojaraid.com